سوال

اپنے جیسے طالب علم سے شادی کرنا چاہتی ہے لیکن گھر والے انکار کرتے ہیں

جواب

الحمدللہ

اول :

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے اس طرح کا سوال دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

"اس کا حکم یہ ہے کہ ایسا کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی ہے کیونکہ آپ کا فرمان ہے :

"جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے اپنی لڑکی کی شادی کر دو"

بلاشک آپ کے والد کا کفو اور برابر کے رشتہ سے شادی کرنے سے روکنا حرام عمل ہے، اور پھر شادی تعلیم سے اہم ہے اور اور شادی کرنا تعلیم کے منافی نہیں کیونکہ شادی اور تعلیم دونوں جمع ہو سکتی ہیں

اس لیے میں اپنے بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جو کوئی بھی عورتوں کا ولی ہے وہ اس کی تعلیم و تدریس کی تکمیل کرنا چاہتا ہے تو عورت کے لیے خاوند پر تعلیم مکمل کرنے کی شرط رکھنا ممکن ہے، اور وہ نکاح کے بعد بھی تعلیم مکمل ہونے تک تعلیم جاری رکھے گی

دیکھیں : فتاوی المراۃ المسلمۃ (2/704-705).

دوم :

آپ نے جس شخص کے رشتہ کے متعلق بیان کیا ہے کہ وہ ابھی زیر تعلیم ہے اگر اس کے پاس شادی کرنے کی استطاعت ہے اور وہ بہتر طریقہ سے گھریلو اخراجات پورے کر سکتا ہے تو پھر اس کے لیے تعلیم شادی میں مانع نہیں

لیکن اگر شادی اور گھریلو اخراجات مالی استطاعت میں تعلیم آڑے آتی ہے یعنی انتہائی زیادہ خرچ کے علاوہ جو بعض خاندان شرط لگاتے ہیں تو درج ذیل فرمان باری تعالی میں مخاطب ہے :

اور وہ لوگ جو شادی کی استطاعت نہیں رکھتے وہ عفت و عصمت اختیار کریں حتی کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی و مالدار کر دے النور (33).

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اللہ سبحانہ و تعالی نے اس آیت میں حکم دیا ہے کہ جس شخص کے لیے نکاح کرنا مشکل ہو اور وہ اسے کسی بھی طریقہ سے نہ حاصل کر سکے تو اسے عفت و عصمت اختیار کرنی چاہیے، پھر

جب غالب طور پر نکاح کے موانع میں مالی حالت کا صحیح نہ ہونا تھا تو اللہ سبحانہ وتعالی نے انہیں اپنے فضل سے مالدار و غنی کرنے کا وعدہ فرمایا کہ اللہ اسے اتنا کچھ دے گا جس سے وہ شادی کرسکے گا، یا پھر اسے کوئی ایسی عورت مل جائیگی جو قلیل سے مہر پر راضی ہوجائیگی یا اس سے عورتوں کی شہوت زائل ہوجائیگی "

دیکھیں : تفسیر القرطبی (242/12).

یہ جاننا ضروری ہے کہ مہر اور نفقہ عورت کا حق ہے نہ کہ اس کے ولی کا، اس لیے عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ قلیل مہر پر راضی ہوجائے اور کم اخراجات پر اکتفا کرلے، اور جس کے متعلق اسے علم ہو کہ وہ فقیر اور تنگ دست ہے اس سے شادی کرلے، لیکن یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ بہت ساری عورتیں اس وقت توراضی ہوجاتی ہیں جب کسی فقیر و تنگ دست کا رشتہ آئے لیکن جب وہ اس کے ساتھ زندگی بسر کرنا شروع کرتی ہیں اور کچھ مدت بعد اس پر ناراض ہونا شروع ہوجاتی ہیں، جس کے نتیجہ اختلافات اور جھگڑے اور پھر طلاق تک نوبت جا پہنچتی ہے، اس لیے اس کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے اور نکاح سے پہلے سوچا جائے

سوم :

ہم خاندانوں اور عورتوں کے اولیاء کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹیوں اور اپنی ذمہ داری میں رہنے والی عورتوں کی شادی میں روڑے مت اٹکائیں کہ وہ لمبے چوڑے اخراجات کی قید مت لگائیں، کہ اس طرح وہ اپنی بیٹیوں کے مستقبل کا اطمنان چاہتے ہیں، اس طرح ان لڑکیوں سے نکاح کی رغبت رکھنے والے ان سے اعراض کرنے لگیں گے جس کے نتیجہ میں ان کی عمریں شادی سے اوپر چلی جائینگی اور وہ بغیر شادی ہی زندگی بسر کرینگی، جس میں بہت زیادہ شر و برائی ہے، اور خاص کر اس دور میں جو پر فتن ہے، اس طرح وہ اپنی بیٹیوں کے ساتھ اور اپنے ساتھ برا سلوک کر بیٹھیں گے حالانکہ وہ ان سے احسان کرنا چاہتے تھے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کی حالت کو سدھارے اور ان کی اصلاح فرمائے

واللہ اعلم .